ماہنامہ **افکارِ ملّی**، دہلی (خصوصی اشاعت: سیرت محمدؐ اور عصر حاضر)، مدیر: ڈاکٹر قاسم رسول الیاس۔ ۶۳۲/۹، ذاکر نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵، بھارت۔ فون: ۹۸۱۱۸۲۸۴۴۴-۹۱۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے بھارتی۔

سیرتِ رسولؐ ایک نہ ختم ہونے والا موضوع ہے۔ روایتی مضامین اور کتب شائع ہوتی ہیں، ان کی اپنی کشش اور ضرورت ہے۔ لیکن کبھی غیر روایتی پیش کش بھی سامنے آجاتی ہے۔ زیرتبصرہ خصوصی اشاعت اسی زمرے سے ہے۔

یہ کہا تو جاتا ہے کہ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آج کے دور کے انسان کی زندگی کے ہر طرح کے مسائل کا حل ہے لیکن اس حوالے سے مسائل کا تعین کر کے خصوصی مطالعے پیش کرنا اور وہ بھی یک جا، ایسا کام ہے جس کی تحسین نہ کرنا زیادتی ہوگا۔

اس خصوصی اشاعت کو نو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، مثلاً شخصی ارتقا، لائف اسٹائل، سماج کے کمزور طبقات، عالمی مسائل، تمدنی مسائل، معاشی اور معاشرتی مسائل۔ ان کے تحت ۴۹ مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں: انسانی وسائل کا فروغ، صارفین کا مسئلہ، مالیاتی بحران، آرٹ کلچر اور تفریحات، خواتین کے مسائل، معذوروں کا مقام، جنگی اخلاقیات، جنگی قیدی، ماحولیاتی بحران، وطن پرستی، حقوق انسانی، فحاشی و عریانی، معاشی پس ماندگی، urbanisation (شہرکاری) بین المذاہب ڈائیلاگ وغیرہ۔ کئی مقالات عمومی نوعیت کے ہیں۔ لکھنے والوں میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ڈاکٹر محمد رفعت، رضی الاسلام ندوی، یٰسین مظہر صدیقی، پروفیسر عبدالواسع اور بہت سے دوسرے شامل ہیں۔ یہ اشاعت معنوی اعتبار سے وقیع اور دستاویزی ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر دیدہ زیب اور دل کش ہے۔ (مسلم سجاد)

مکہ میں نیا جنم، جنید ثاقب۔ ناشر: الیسکام کمپیوٹر اینڈ پرنٹرز، فیصل پلازا، نزد گلزار سوئچ بورڈ، دیپال پور روڈ، اوکاڑا۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

جنید ثاقب ۲۰۰۸ء میں شدید بیمار ہوگئے۔ کہتے ہیں یوں لگا کہ میرا سفر زندگی تمام ہوا، مجھے شدید پچھتاوا ہوا کہ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرسکا۔ اب اگر میں اس دنیا سے رخصت ہوتا

ہوں تو اپنے رب کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا (ص۱۳)۔ یہی پچھتاوا ان کے لیے سفرِ حج کا محرّک بن گیا۔ چنانچہ ۲۰۰۹ء کے سفرِ حج کی روداد انھوں نے اپنے استاد (پروفیسر محمد اکرم طاہر) کے شوق دلانے پر لکھ ڈالی۔ طاہر صاحب نے 'پیش لفظ' میں اسے 'حج کے سفرناموں میں ایک نہایت قابلِ قدر اضافہ' قرار دیا ہے (ص۹)۔ (اضافہ ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ تاریخِ ادب کرے گی مگر) سفرنامہ دل چسپ ضرور ہے۔

حج اور عمرے کے بیش تر معاصر سفرناموں میں جو کچھ ہوتا ہے، مثلاً جدہ کیسے پہنچے؟ ہوائی اڈے پر حجاج سے کیا سلوک ہوا؟ مکہ پہنچنے میں غیرمعمولی تاخیر، معلّم کی بے حسی، وزارتِ مذہبی امور کی بے نیازی، حرم سے قیام گاہوں کی دُوری، طواف کی لذت، منٰی اور عرفات کی سختیاں اور پریشانیاں، شیطانوں پر کنکرزنی، اپنے خیمے کا راستہ بھولنا، طوافِ وداع میں غیرمعمولی ہجوم وغیرہ، غرض سفرِ حج کی تمام آزمایشوں کا ذکر اس سفرنامے میں بھی موجود ہے لیکن اس کے چند پہلو قاری کو متاثر کرتے ہیں، مثلاً زائر کی صاف گوئی، حرم میں زیادہ سے زیادہ وقت گزار کر، 'نیکیاں کمانے' کی معصومانہ خواہش (جس پر جنید ثاقب نے دوستوں کے ساتھ جدہ جانے کا پروگرام بھی قربان کر دیا) (ص۶۳)۔ اسی طرح حرمین کے مختلف مقامات کی یادیں جوان کی رومانوی افتادِ طبع سے چمٹ کر بار بار تازہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح اتباعِ سنت کی قابلِ تعریف کوشش۔ (ص۸۴)

نام مکّہ میں نیا جنم اس لحاظ سے معنی خیز ہے کہ اس سفر میں جنید ثاقب کو دو اعتبار سے نئی زندگی ملی۔ اوّل اس لحاظ سے کہ حج قبول ہوا (تو حقوق العباد کو چھوڑ کر) زائر نے گناہوں سے پاک وصاف ہو کر گویا 'نیا جنم' لیا۔ دوم: روزِ عرفات انھیں جسمانی طور پر بھی نئی زندگی عطا ہوئی۔ وہ موت کے بہت قریب پہنچ کر بچ نکلے۔ مسجد نمرہ سے نکلتے ہوئے ایک بھگدڑ کی زد میں آ گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میرے اللہ نے مجھے ''اُس بھیڑ اور خوف ناک بھگدڑ سے نکال دیا جس میں گیارہ لوگ شہید ہوئے اور لاتعداد زخمی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے وہاں سے نکل آیا؟'' (ص۴۷)۔ بارھویں یہ بھی ہو سکتے تھے، اس لیے واقعی یہ ان کا 'نیا جنم' تھا۔ تین صفحات پر مشتمل مسجد نمرہ پہنچنے اور وہاں سے نکلنے کی اس روداد میں افسانے کا سا تحیّر (suspense) ہے۔ اسی طرح کے افسانوی بیانات سفرنامے کے بعض دوسرے حصوں میں بھی ملتے ہیں، مثلاً مدینہ منورہ میں ان کی